بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

063: باب 30- حصہ اول- اللہ تعالیٰ کی محبت دین کی بنیاد ہے۔

[آیت(البقرۃ:165)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کے درس میں ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں ایک نئے موضوع کا آغاز کرتے ہیں۔ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پچھلے ابواب میں شرک اصغر کے متعلق چند باتیں فرمائی تھیں اور اس سے پہلے شرک اکبر کے متعلق باتیں تھیں اور آج کی نشست میں دل کے اعمال میں سے بعض چیزوں کا ذکر کرتے ہیں شیخ صاحب اور ان کا آغاز اس باب میں کرتے ہیں محبت سے "المحبة"۔

شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں"باب قول الله تعالىٰ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا﴾ ''محبت کے بیان میں اس باب کو شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے باندھا ہے اور اس آیت کریمہ سے انہوں نے اپنے باب کا آغاز کیا سورۃ البقرۃ آیت نمبر 165 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا﴾ اور باب کو یہی نام دے دیا کہ بعض لوگوں میں سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا انداد بناتے ہیں شریک بناتے ہیں۔

اس کی تفصیل میں میں بات کروں گا ان شاءاللہ جیسے آگے آئے گا لیکن آج کی نشست میں جو اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ محبت کے متعلق چند باتیں کرتے ہیں۔

محبت کا معنیٰ کیا ہے، محبت کے مراتب (درجات) کیا ہیں، محبت کی کتنی قسمیں ہیں، محبت کی شرطیں کیا ہیں اور ان جیسی باتوں کے متعلق آج کی نشست میں بات کرتے ہیں۔

محبت کی تعریف میں یاد رکھیں کہ محبت ایک ایسا لفظ ہے جس کی کوئی بھی تعریف نہیں کر سکتا، ابن القیم رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں "لا تحد المحبة بحدٍ أوضح منها" (محبت کی تعریف اُس کے اِس لفظ سے کوئی اچھی ہو بھی نہیں سکتی محبت کے لفظ کے اندر ہی اس کی

تعریف پائی جاتی ہے)"فالحدود لاتزیدها إلاّ خفاءِ"(تعریف محبت کے معنی میں ایسی تبدیلی لے کر آتی ہے کہ اس کا صحیح معنی مخفی ہو جاتا ہے)"فحدها وجودها" (اس کی تعریف اس کی حد یہی ہے کہ محبت کا وجود)"ولاتوصف المحبة بوصفٍ أظهر من المحبَّة" (اور محبت کو محبت کے لفظ سے زیادہ بہتر معنی نہیں بیان کر سکتا)۔ہاں لوگ جو ہیں آگے فرماتے ہیں ابن القیم رحمۃاللہ علیہ کہ لوگ محبت کے اسباب میں بات کرتے ہیں اس کی موجبات میں بات کرتے ہیں،اس کی علامات میں بات کرتے ہیں، شواہد میں بات کرتے ہیں، ثمرات میں احکام میں اس پر تو بات ہو سکتی ہے لیکن تعریف محبت کی کیا ہے ہر انسان اپنے دل سے جانتا ہے کہ محبت ہوتی کیا ہے۔

دوسرے لفظوں میں کوئی ایسا شخص ہے جو جانتا نہیں کہ محبت کیا ہے جو نہیں جانتا محبت کیا ہوتی ہے ؟اچھا تعریف زبان سے کر سکتا ہے کوئی؟مشکل ہے کہ نہیں؟ سبحان اللہ، یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ محبت کا تعلق دل سے ہے اور محبت دلی عبادت ہے، جب تعلق بھی دل سے ہے اس کا مفہوم بھی دل میں ہے۔زبان سے ہے تعریف میں ابھی بیان کروں گا ہے زبان سے لیکن قاصر ہے مقصد تک یہ تعریف پہنچاتی نہیں ہے۔

ابن القیم رحمۃاللہ علیہ آگے فرماتے ہیں مدارج السالکین سے میں کوٹ کر رہا ہوں ان کی مشہور تصنیف ہے مدارج السالکین اس میں انہوں نے تیس کا ذکر کیا میں بعض کا ذکر کرتا ہوں، مدارج السالکین میں تیس الفاظوں کا ذکر ہے جو استعمال ہوئے ہیں محبت کی تعریف میں میں اُن میں چند کوٹ کرتا ہوں:

کسی نے کہا کہ محبت کا مطلب ہے"المحبة الميل الدائم، بالقلب الهائم" (دل کا جھکاؤ ایک طرف اس دل کا جو ہائم ہے جو بہت جلدی پھر جاتا ہے)۔

"إيثار المحبوب، على جميع المصحوب"دیکھیں یہ لفظ استعمال ہوئے ہیں۔

"موافقة الحبيب، في المشهد والمغيب" کہ ہر وقت اس کی سوچ میں رہے، جسے وہ پسند کرتا ہے اس کی سوچ میں ہمیشہ رہے یہ محبت ہے۔

"مواطأة القلب لمرادات المحبوب" جو چیز وہ پسند کرتا ہے اس کی پسند کو بھی وہ پسند کرتا ہے محبت اسے کہتے ہیں۔

"استكثار القليل من جنايتك ، واستقلال الكثير من طاعتك"۔

"سقوط كل محبة من القلب إلا محبة الحبيب"آخر تک،"المحبة أن يكون كُلُّكَ بالمحبوب مشغولاً، وذلُّك له مبذولاً"۔

عام الفاظ میں محبت کیا ہے ؟"میل القلب" (کسی طرف دل کا پھر جانا(دل کسی طرف پھر جاتا ہے))۔ یا کسی چیز کی طرف دل کا مائل ہو جانا۔ محبت کی تعریف کیا ہے ؟کسی چیز کی طرف دل کا مائل ہو جانا۔

لیکن یہ تعریف کامل نہیں ہے جانتے ہیں کامل کیوں نہیں ہے ؟ کیونکہ محبت کے دس درجات ہیں، عربی زبان میں لفظ محبت جو ہے(ہم تو محبت کا لفظ استعمال کرتے ہیں کہ پیار ہے، محبت ہے اور عشق ہے (چند الفاظ ہیں)،چاہت ہے) عربی زبان میں دیکھیں محبت کے لفظ کے دس الفاظ ہیں مختلف معنی ہیں اور یہ جو دس الفاظ ہیں یہ میرے ایجاد کردہ نہیں ہیں یہ عربی زبان میں ہیں اور یہ شرح العقیدۃ الطحاویۃ ابن أبي العز الحنفي رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کو لکھا ہے صفحہ نمبر 165 میں جو عربی نسخہ ہے اس کے اندر سے میں کوٹ کر رہا ہوں:

1۔ پہلا مرتبہ ہے محبت کا العلاقۃ، علاقت قائم کرنا کسی کے ساتھ تعلق قائم کرنا پہلا درجہ ہے"تعلق القلب بالمحبوب"۔ العلاقۃ کا کیا مطلب ہے ؟"تعلق القلب بالمحبوب" کہ کسی چیز سے دل کا تعلق بن جاتا ہے پھر وہ اسے پسند کرنا شروع کر دیتا ہے۔

بیس لوگ بیٹھے ہیں سب کو دیکھتے دیکھتے ایک کی طرف نظر رُک جاتی ہے وجہ ؟ وہ اچھی لگی ہے۔ آپ دکان میں جاتے ہیں کوئی چیز خریدنے کے لیے آپ پچاس چیزیں دیکھتے ہیں دو پر آپ کی نظر آ کر رُک جاتی ہے دو میں سے پھر ایک آپ اٹھا کر لے جاتے ہیں، دل کا تعلق کسی چیز سے ہوتا ہے تو آپ نے اس کو پسند کیا ہے تو آپ نے خریدا ہے۔

کوئی چیز بغیر پسند کے بھی خریدتا ہے ؟!

تو پسند کرنا یہ تعلق پیدا ہوتا ہے دل کا اس چیز سے پھر آپ اس کو حاصل کرتے ہیں یا اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اسے کہتے ہیں العلاقۃ۔

2۔ دوسرا درجہ ہے جو اس کے اوپر ہے (دیکھیں یہ درجات برابر نہیں ہیں) پہلا العلاقۃ ہے دوسرا الارادۃ، پہلے تعلق قائم ہوا دوسرا الارادۃ"میل القلب الی محبوبه وطلبه له" پھر ارادہ ہوتا ہے کہ میں اس کے ساتھ رہوں۔

تعلق تو میں بنانا چاہتا ہوں ناں پھر اس کے ساتھ رہنے کا ایک ارادہ پیدا ہوتا ہے یعنی یہ جو تعلق ہے اس کو مزید مضبوط کرنے کے لیے اسے کہتے ہیں الارادۃ، الارادۃ محبت کا دوسرا درجہ ہے دوسرا مرتبہ ہے۔

3۔ تیسرا ہے الصبابۃ، الصبابۃ(بہنا کسی چیز کی طرف)۔ ﴿اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا﴾ (عبس:25) ہم نے پانی کو برسایا آسمان سے اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ صب کہتے ہیں پانی کو تیزی کے ساتھ کسی جگہ پر پہنچانے کے لیے۔

الصبابۃ کا مطلب ہے "انصباب القلب إليه، ولا يملكه صاحبه" کہ بے ساختہ دل اسی کی طرف انسان کو لے کر ہی جاتا ہے،

جیسے پانی بہہ کر جاتا ہے اسی طریقے سے دل جو ہے وہ انسان کو اس چیز کی طرف (محبوب کی طرف) لے کر ہی جاتا ہے اسے کہتے ہیں الصبابة، تیسرا درجہ ہے الصبابة۔

4۔چوتھا ہے الغرام "الحب اللازم للقلب كالدَّين" وہ محبت جو دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس کو گھیر لیتی ہے جیسا کہ قرض انسان کو گھیر لیتا ہے۔ غرام، غرامت قرض کو کہتے ہیں جیسا کہ مقروض انسان گھر جاتا ہے قرضے میں اس طریقے سے یہ شخص محبت میں گھر چکا ہے۔اسے کیا کہتے ہیں الغرام، یہ محبت کا چوتھا درجہ ہے۔

5۔پانچواں درجہ ہے المودۃ۔المودۃ کا مطلب ہے "صفو المحبة وخالصها ولبها" محبت کی جان، لب لباب۔ محبت کا لب لباب جو ہوتا ہے اسے مودۃ کہتے ہیں، خالص محبت۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے رشتے میں جو محبت کا بیان کیا ہے قرآن مجید میں کون سا لفظ استعمال کیا ؟﴿مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾(الروم:21) ﴿مَّوَدَّةً﴾ کہ خالص محبت ہے رحمت والی محبت ہے۔تو مودۃ میں خالص ہے کیونکہ رحمت نہیں ہوتی اس میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مودۃ وہ ہے جو رحمت والی ہے۔

6۔الشعف، چھٹا درجہ ہے شغف (شین، غین، ف "الشغف")"وصول المحبة إلى شغاف القلب" کہ محبت اتنی بڑھ گئی ہے اب دل سے باہر ہو کر دل کے پردے کو بھی گھیر لیا۔ شغاف دل کے پردے کو کہتے ہیں اس لیے شغف کہتے ہیں۔

7۔ساتویں نمبر پر ہے العشق، عشق وہ محبت جو حد سے گزر جائے۔دل کا دیکھیں سبحان اللہ دل جو ہے اس کی حد کیا ہے؟ دل اور دل کا پردہ، دل کا پردہ دل کی حد سمجھا جاتا ہے۔

اب عشق میں کیا ہوتا ہے؟

"الحب المفرط الذي يخاف على صاحبه منه" وہ محبت جو حد سے بڑھ جائے پھر اس محبت کرنے والے پر ڈر کرنا شروع ہو جاتا ہے کہ اب کوئی ایسا کام نہ کرے جو اسے ہلاک نہ کر دے کیونکہ حد سے بڑھ گئی ہے ناں محبت اور "وهو محبة مع شهوة" اور عام طور پر عشق میں جو حد سے گزر جاتا ہے انسان اس محبت میں شہوت شامل ہو جاتی ہے۔

عشق کا مطلب ہے شہوت والی محبت اس لیے دیکھیں سبحان اللہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عشق کا لفظ استعمال نہیں کیا اور نہ ہی کسی حدیث میں آپ کو عشق کا لفظ ملے گا (سبحان اللہ) کیوں؟ کیونکہ لفظ اچھا نہیں ہے شہوت والی محبت جو ہے وہ اچھی نہیں ہے اگرچہ میاں بیوی کے بیچ میں جو محبت ہے اللہ تعالیٰ نے مودۃ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ عشق اگر ہوتا تو صحیح نہ ہوتا کیا خاوند اپنی

بیوی سے عشق نہیں کرتا کیا؟ کرتا ہے لیکن یہ لفظ اچھا نہیں ہے اس لیے اللہ تعالٰی نے مودۃ کا لفظ جو اس سے زیادہ بہتر اور اچھا ہے اس کو استعمال کیا ہے اور عشق کا لفظ استعمال نہیں کیا اور بعض لوگوں نے یہاں پر غلطی کی ہے بہت بڑی غلطی کی ہے کہ عشق کا لفظ وہ محبت جس میں شہوت شامل ہوتی ہے نعوذ باللہ وہ اللہ تعالٰی کے لیے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے استعمال کیا ہے۔

''اللہ تعالٰی کے عاشق کبھی مرتے نہیں بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں'' کتابیں بھری ہوئی ہیں! ''عاشق رسول'' لوگوں کے نام ہیں عاشق۔ عاشق رسول، عاشق حسین نام ہیں کہ نہیں لوگوں کے؟

میری گزارش ہے کہ کبھی آپ نے کسی شخص کو سنا ہے کہ فلان شخص اپنی ماں کا عاشق ہے یا بہن کا عاشق ہے کبھی سنا ہے آپ نے؟ نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ یہ لفظ یہاں پر اچھا نہیں ہے۔ جب یہاں پر اچھا نہیں ہے تو وہاں پر کیسے اچھا ہے؟! اللہ تعالٰی تعالٰی کے لیے کیسے اچھا ہے؟! خالق ذوالجلال سبحانہ و تعالٰی کے لیے کیسے اچھا ہو سکتا ہے یہ لفظ؟! تو لفظ استعمال کریں جو اللہ تعالٰی نے استعمال کیا "المحبۃ"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں صحیح بخاری، مسلم کی روایت میں کہ کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالٰی فتح کرے گا (جنگ خیبر میں) اللہ تعالٰی اس سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالٰی سے محبت کرتا ہے۔ سبحان اللہ۔ لفظ کون سا استعمال ہوا؟ محبت کا لفظ کہ اللہ تعالٰی اس شخص سے محبت کرتا ہے اور وہ شخص اللہ تعالٰی سے محبت کرتا ہے۔ ''اللہ اور اللہ کے رسول سے'' دونوں لفظ موجود ہیں "يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ"۔ محبت کرتے ہیں تو لفظ محبت کا استعمال ہوا ہے عشق کے لفظ کا استعمال کہاں سے آیا؟!

بعض لوگ جاہل لوگ جو صرف علم الفضائل کا اہتمام کرتے ہیں علم کو نہیں جانتے کہ بنیادی علم ہوتا کیا ہے جنگلوں میں بھٹکنا جانتے ہیں، غاروں میں زندگی بسر کرنا جانتے ہیں، حقیقت کی تلاش غاروں اور جنگلوں میں کرتے ہیں اُن کو یہ لفظ اچھا لگا انہوں نے استعمال کیا اور آج تک یہ لفظ استعمال ہو رہا ہے۔

8۔ آٹھویں نمبر پر آٹھواں درجہ ہے التتیم "المحبة مع التذلل" ذلت کے ساتھ محبت کرنا۔ جب محبت اور حد سے بڑھ جاتی ہے پھر ذلت ہی ذلت سامنے نظر آتی ہے ذلیل ہو جاتے ہیں بعض لوگ۔ نہیں ہوتے! مجنوں کا کیا حال ہوا ہے؟! یہ وہ محبت ہے جو حد سے گزر جاتی ہے۔ عشق اور اس کی انتہا، عشق کے بعد اگر اور بھی حد سے گزر جائیں تو پھر ذلت ہے التتیم یعنی "المحبة مع التذلل"۔

9۔نویں نمبر ہے التعبد، تعبد (عبادت) کہ اس سے اگر بڑھ گئی اور حد سے گزر گیا تو پھر وہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کو معبود بنا دیتا ہے۔

اس لیے آپ شعروں میں عجیب و غریب الفاظ دیکھتے ہیں کہ محبوب کو معبود بنا دیتے ہیں کہ نہیں ؟! یہ التتیم یعنی ذلت سے گزرتے گزرتے اب اتنے ذلیل ہوگئے ہیں کہ اس کو اپنا معبود بنا دیا! اور بعض لوگ اسے پاک اور پوِتر محبت کہتے ہیں! پتہ نہیں کون سی پاک اور پوِتر محبت ہے جو انسان کو ذلیل کرتے کرتے اتنا گرادے کہ وہ جس سے عشق کرتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اس کو اپنا معبود بنا دے نعوذ باللہ۔

10۔اور آخر میں ہے الخُلۃ، دسواں درجہ ہے اس سے بڑھ کر کوئی ہوتا ہے نہیں ہے الخُلۃ (خُلت، خُلۃ) "المحبة التي تخللت روح" دل سے نکل کر اب پوری روح اور جسم میں وہ بکھر گئی ہے اسے کہتے ہیں "المحبة التي تخللت روح المحب وقلبه، فلا يحب احد سواه" یعنی دل میں اب کسی کی جگہ نہیں رہی صرف اس محب کی جگہ ہے بس کسی اور کی جگہ نہیں ہے۔

یہ محبت کا بلند ترین درجہ ہے الخُلۃ اس لیے اللہ تعالی نے دو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے متعلق فرمایا ہے کہ خلیلین ہیں، سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام خلیل اللہ ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیل اللہ ہیں۔یعنی ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں" کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر صدیق کو بناتا"۔اتنی محبت ہے ان سے لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت جو دل میں ہے اب اس نے کوئی اور جگہ باقی نہیں رکھی دل میں کہ میں کسی اور سے محبت کروں، سبحان اللہ۔

یہ درجات ہیں محبت کے اس تفصیل کے ساتھ۔اب جب یہ درجات اور معنی ہیں مختلف ہیں سارے اب کوئی تعریف کر سکتا ہے محبت کی؟

تو دل کا مائل ہونا تعریف میں استعمال ہوتا ہے یہ ابتداء ہے محبت کی انتہا کہاں پر ہے ؟ کہ دل میں کوئی جگہ نہیں رہتی اور دل جیسے بھرتا جاتا ہے آہستہ آہستہ دل کے اندر ہے اس کا اور مفہوم ہے، پھر شغاف تک پہنچے اور مفہوم ہو جاتا ہے، شغاف کے باہر ہوتا ہے اور مفہوم ہو جاتا ہے، روح میں چلا جاتا ہے، پورا دل بھر جاتا ہے کسی کی جگہ نہیں رہتی اس کا اور مفہوم ہے اور یاد رکھیں کسی بھی زبان میں آپ کو یہ مفہوم نظر نہیں آئیں گے کبھی بھی، کسی بھی زبان میں سوائے عربی زبان کے۔اس لیے احکم الحاکمین کی حکمت یہ تھی کہ عربی زبان کو ہی اللہ تعالیٰ نے چنا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی نبی ہیں اور خاتمیت نبوت کی رسالت کی اور شریعت کی جو ہے وہ اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں رکھی ہے، سبحان اللہ۔

محبت کی شرطیں یاد رکھیں دو ہیں:

1۔الاخلاص،بغیر اخلاص کے محبت محبت نہیں ہوتی محبت کی جان ہے اخلاص میں۔

2۔خشوع اور خضوع،تذلل اور خضوع۔

یہ دو شرطیں ہیں محبت کی۔محبت کی قسمیں:

1۔محبت "محبة عبادة" (عبادت والی محبت)۔یہ وہ محبت ہے جو عبادت کے لیے ہوتی ہے اور یہ "وهي محبة التذلل والتعظيم" جس میں محبت کرنے والا اپنے اندر ذلت اور انکساری اور محبوب کی تعظیم کرتے ہوئے محبت کرتا ہے اور اتنی محبت ہوتی ہے کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے اس کے حکم کی فرمانبرداری کرتا ہے اُوامر کی اتباع اور نواہی سے رُک جاتا ہے منع ہو جاتا ہے اور یہی محبت اصل الایمان ہے اصل التوحید والا ایمان یہی محبت ہے اور اسی پر ہی انسان کی فضیلت منحصر ہے۔

اگر یہ اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کی جائے تو عین توحید اور ایمان ہے اور اگر غیر اللہ کے لیے صرف کی جائے تو یہ شرک اور گمراہی ہے اس کو کہتے ہیں شرک في المحبة۔یہ شرک في المحبة جو ہے یہ شرک اکبر ہے جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے ایسی محبت جو ہے یہ وہ محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے لیکن کوئی بھی شخص ایسی محبت کو غیر اللہ کے لیے صرف کر دے۔

اس کی مثال مشرک جیسے میں آگے آیت میں بیان کروں گا ان شاء اللہ آیت کی تشریح میں کہ یہ مشرک اللہ تعالیٰ سے محبت بھی کرتے ہیں اور اپنے معبودوں سے محبت بھی کرتے ہیں۔تو حقیقتاً کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ کا حق کسی اور کو دے دیا تو اللہ تعالیٰ کی حق تلفی کی ہے تو اللہ تعالیٰ کو حق نہ ملا محبت کا تو حقیقتاً اللہ تعالیٰ سے محبت کی نہیں ہے یاد رکھیں۔

کس سے محبت کی ہے؟ معبودوں سے محبت کی ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی نفی کی ہے قرآن مجید کی آیت سورۃ البقرۃ میں جس آیت کو میں نے بیان کیا ہے اس میں نفی کی ہے کہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں ہی نہیں یہ لوگ۔

2۔دوسری قسم کی محبت ہے "المحبة لله" (اللہ تعالیٰ کے لیے کسی چیز سے محبت کرنا)۔

یعنی مثال کے طور پر ہمیں مکہ سے حرم سے محبت ہے،مکہ جاتے ہیں ہمیں کعبہ سے محبت ہے۔کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس جگہ کو پسند کرتا ہے۔

رمضان کے مہینے سے ہمیں محبت ہے کہ خیر اور برکات کا مہینہ ہے۔کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس مہینے کو پسند کرتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کے اولیاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت ہے۔کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کو پسند کرتا ہے یہ محبت جو ہے یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

پہلی محبت اللہ تعالیٰ سے ہے دوسری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے اسے ہم بھی پسند کرتے ہیں اس سے ہم بھی محبت کرتے ہیں۔

اس میں "المحبة في الله" بھی استعمال بھی ہوتا ہے لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا کہ آپ کسی مسلمان بھائی سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے اور یہ ایمان کے کڑے کا مضبوط ترین حصہ ہے "من أوثق عُرَى الايمان"۔"المحبة في الله"اللہ تعالیٰ سے محبت، اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت کرنا مسلمان بھائی سے یہ "أوثق عُرَى الايمان" ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

3۔ تیسری قسم کی محبت میں بیان کرچکا ہوں "المحبة مع الله" یہ مشرکین کی محبت ہے یہ بیان کرچکا ہوں میں۔"المحبة مع الله" اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور سے محبت کرنا "المحبة مع الله"۔ جیسے محبت عبادت ہے یہ عبادۃ المحبۃ کسی اور کے لیے صرف کرنا اسے کہتے ہیں "المحبة مع الله" یہ شرک ہے۔

4۔چوتھی قسم کی محبت ہے "المحبة الطبيعية" (طبعی محبت) اور اس کی قسمیں ہیں۔ طبعی محبت وہ ہے جو انسان کسی دوسرے انسان سے، کسی اور چیز سے محبت کرتا ہے اپنی طبیعت کے اعتبار سے، اس کی قسمیں:

ا۔"محبة إشفاق ورحمة" شفقت اور رحمت والی محبت جیسا کہ باپ بیٹے سے محبت کرتا ہے بیٹی سے محبت کرتا ہے، جیسا کہ بعض لوگ فقراء اور مساکین سے محبت کرتے ہیں یہ محبت شفقت اور رحمت والی محبت ہے۔

۲۔دوسری قسم کی محبت جو طبعی محبت ہے "محبة إجلال وتعظيم دون عبادة" تعظیم کی محبت ہے عبادت کی حد تک نہیں صرف تعظیم اور احترام کی محبت ہے جیسا کہ بیٹا اپنے باپ سے محبت کرتا ہے، شاگرد اپنے استاد سے محبت کرتا ہے، چھوٹا بڑے سے محبت کرتا ہے۔ یہ کون سی محبت ہے؟ احترام اور تعظیم والی محبت یہ بھی جائز ہے۔

۳۔ تیسری قسم کی محبت ہے بعض چیزوں سے محبت کرنا جو انسان کو پسند ہیں۔

بعض کھانے، البیک کا بروسٹ بعض لوگ پسند کرتے ہیں وہی کھاتے ہیں، بعض لوگ برگر پسند کرتے ہیں، بعض لوگ چکن تکہ پسند کرتے ہیں، بعض لوگ چائے پسند کرتے ہیں، بعض لوگ کیوی کا جوس پسند کرتے ہیں تو یہ ہر انسان کی اپنی اپنی چاہت ہے اپنی اپنی پسند ہے یہ بھی محبت ہے یہ بھی جائز ہے اس میں کوئی شک نہیں بشرطیکہ ایسی چیز سے محبت نہ کرے جو شرعاً حرام ہے اگر حلال چیز ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس میں وہ بھی شامل ہے کہ بعض انسان کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے یہ بھی پسند میں ہے۔

انسان کو جو چیز اچھی لگتی ہے اس میں بعض انسان فلاں شخص سے دوستی کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ اچھا ہے اس کا اخلاق اچھا ہے، اس کے بات کرنے کا طریقہ اچھا ہے، اُس سے اُس کو کوئی فائدہ مل سکتا ہے، وہ اس کو راہ راست دکھا سکتا ہے تو ایسی محبت جو ہے یہ ساری کی ساری طبعی محبتیں ہیں یہ وہ محبت ہے جو انسان کو اچھی لگتی ہے چاہت والی محبت بشرطیکہ یہ چاہت سچی ہو اور حق ہو۔

طبعی کی تین قسمیں میں نے بیان کی ہیں طبعی محبت کی تیسری قسم ہے۔

۴۔اس کی ایک چوتھی قسم بھی ہے شہوت والی محبت جو انسان اپنی بیوی سے کرتا ہے وہ بھی طبعی محبت ہے اور یہ محبت بھی جائز ہے، جو انسان اپنی بیوی سے کرتا ہے اسے کہتے ہیں شہوت والی محبت "المحبة مع الشهوة"۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا فائدہ کیا ہے؟

1۔توحید کی اصل اور بنیاد ہے۔

2۔لوگوں کو اس کی (مخلوق کو اس کی) اشد ضرورت ہے کھانے پینے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ کھانا پینا اور شادی نکاح سے بھی زیادہ ضرورت ہے لوگوں کو اس محبت کی جو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے۔

3۔مصیبت کے وقت مصیبت زدہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت جو لوگ کرتے ہیں ان کی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اس محبت سے ان کا ایمان اور مضبوط ہوتا ہے۔

4۔نافرمانیوں سے دور کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ سے محبت۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں سچی محبت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں تو نہیں کرتے کوشش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بدکاریوں سے دور ہوں۔

5۔شک اور وسوسوں کا خاتمہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت۔ شبہات ہیں وسوسے ہیں شیطان ڈالتا رہتا ہے علمائے سوء (بُرے علماء) بعض جوانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں وہ ان وساوس اور شبہات سے آسانی سے نکل جاتے ہیں۔

6۔خوشی اور مسرت کو دل میں محسوس کرنا۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں وہ اس مٹھاس کو محسوس کرتے ہیں اس خوشی کو اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں۔

7۔اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے صراط مستقیم پر چلنے والے ہوتے ہیں ان کے لیے صراط مستقیم پر چلنا آسان ہوتا ہے۔

8۔اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ کی محبت ان کو جنت میں داخل کر کے رہتی ہے۔

جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت سے نوازا ہے ان کی صفات دیکھیں کون سی ہیں، ان لوگوں کی صفات جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے جیسا قرآن مجید میں اور صحیح حدیث میں آیا ہے:

1۔ "التَّوَّابُوْنَ" بار بار توبہ کرنے والے ان کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

2۔ "المتطهّرون" جو ہمیشہ پاکیزگی اختیار کرتے ہیں پاک رہتے ہیں۔

3۔ ﴿الْمُتَّقُوْنَ﴾(الرعد:35) متقی وپرہیزگار لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ۔

4۔ ﴿مُحْسِنُوْنَ﴾(النحل:128) احسان کرنے والے، عبادت میں بھی احسان بہترین طریقے سے عبادت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی احسان کرتے ہیں اور انصاف کرتے ہیں۔

5۔ ﴿الصّٰبِرُوْنَ﴾(الزمر:10) صبر کرنے والے۔

6۔ ﴿الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾(الزمر:38) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے۔

7۔ "المقسطون" عدل وانصاف کرنے والے۔

8۔ ﴿الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾(الصف:4) جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور ایک صف باندھ کر جہاد کرتے ہیں جیسا کہ دیوار کھڑی ہو۔

9۔ ﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾(المائدۃ:54) جو مومنوں سے محبت کرتے ہوئے ان کے لیے نرمی اختیار کرتے ہیں۔

10۔ ﴿اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾(المائدۃ:54) جو کافروں پر غالب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں۔

11۔ ﴿الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾(النساء:95) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے چاہے وہ علم سے جہاد ہو چاہے وہ جہاد نفس ہو، چاہے وہ میدان جنگ میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کریں ان سب کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

12۔ ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے جو لوگ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ڈر پر کسی اور مخلوق کے ڈر کو مقدم نہیں کرتے۔

13۔ اللہ تعالیٰ ان کو پسند کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرتے ہیں فرائض کے بعد نوافل سے۔ نوافل سے یعنی فرض عبادات کے بعد جو اللہ تعالیٰ سے قرب اور نزدیکی حاصل کرتے ہیں نوافل سے۔

آخر میں وہ کون سے اسباب ہیں جس سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر سکتا ہے؟اس کے اسباب بھی ہیں کون سے اسباب ہیں؟کون سی وجوہات ہیں جس کو اگر کوئی شخص ان کو اپنا لے جن کو میں ابھی بیان کروں گا ان شاءاللہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت ضرور کرے گا وہ ان تیرہ میں سے ایک ضرور ہو گا یا ایک سے زیادہ ضرور ہو گا؟:

1۔"قراءة القرآن بالتّدبر" قرآن مجید کی تلاوت تدبر سے کرنا سمجھ کر کہ اللہ تعالیٰ کا مراد کیا ہے اس آیت میں،اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا کیا ہے۔

ہم قرآن پڑھتے ہیں تبرک کے لیے تدبر کے لیے نہیں اس لیے آج ہم ذلیل ہیں جب ہم قرآن پڑھیں گے تدبر کے ساتھ سمجھ کے ساتھ تو پھر عمل بھی آسان ہو گا اور عزت اور غلبہ بھی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

2۔کثرت کے ساتھ نوافل کا اہتمام کرنا فرض نمازوں کے بعد۔

بعض لوگ نماز پڑھتے ہیں فرض نماز پڑھتے ہیں سلام پھیرتے ہی غائب! سنتوں کو کہتے ہیں'' یہ سنت ہے فرض تو نہیں ہے نہیں پڑھیں گے تو گناہ تو نہیں ہو گا''۔

گناہ تو نہیں ہو گا کوئی شک نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو عمل پسند ہے کیسے اس عمل کو چھوڑ سکتے ہو جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؟!اللہ تعالیٰ نے فرض اس لیے نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا کہ پہلے سے پانچ نمازیں فرض ہیں اب یہ نوافل بھی فرض ہو جائیں گے تو میرا بندہ پریشان ہو جائے گا اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرتا ہے اس لیے فرض نہیں کیا۔تو کیا پھر آپ اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرتے؟!اگر محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے تو پھر ان نوافل کا بھی اہتمام کرو۔

3۔اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اکثر وقت میں۔جو بھی فارغ وقت ملے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جاؤ اُس میں قرآن مجید کی تلاوت ہے،تسبیح ہے،تحمید ہے،تہلیل ہے،تکبیر ہے،"أَفْضَلُ الذِّكْرِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ"لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا زبان سے،دل سے،اپنے عمل سے اور اپنے ہاتھ سے۔

عمل جو اچھے ہیں کثرت سے کرنا ،اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا،اپنے مسلمان بھائیوں کا خیال رکھنا۔مسلمان بھائی کی آپ مدد کرتے ہیں کوئی چیز اٹھا کر رکھتے ہیں گاڑی میں یہ بھی صدقہ ہے اسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

4۔جو چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس کو مقدم کرنا اس چیز پر جو مجھے پسند ہو۔جو چیز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس کو ہمیشہ مقدم کرنا ہر اس چیز پر جو انسان کو خود پسند ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو تولنا چاہتا ہے ناں کہ اللہ تعالیٰ اُس سے کتنی محبت کرتا ہے بس وہ یہ چیز دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی پسندِ اس طرف ہے اور اُس کی پسندِ اس طرف ہے کس کی پسند غالب آتی ہے ،اور جتنی اللہ تعالیٰ کی پسند غالب ہے اتنا اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ اور اتنی ہی اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہے۔

یعنی اگر سو چیزیں ہیں سو میں سے جو یہ شخص پسند کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ بھی پسند کرتا ہے سو فیصد اس کا مطلب کیا ہوا کہ سو فیصد اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اِس کو، اگر پچاس فیصد تو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا لیکن پچاس فیصد پسند کرتا ہے ففٹی ففٹی ہے، اگر تیس اور ستّر ہے تو تیس اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ستّر اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا جو شخص عمل کرتا ہے تو اُس سے محبت اتنی ہی کم ہے جتنی کہ اللہ تعالیٰ کی پسند اُس کی پسند سے کم ہے۔

5۔ اللہ تعالیٰ کی اسماء والصفات پر تدبر کرنا اور ان کو جاننا(۱)اللہ تعالیٰ کے اسماء والصفات پر ایمان ۔(۲) پھر تدبر کرنا ان کو سمجھنا۔(۳)اور اپنی زندگی میں ان پر عمل کرنا عملاً۔

کیسے ؟اب اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے درگزر کرنے والا ہے رحم کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کا نام ہے الغفور الرحیم ،صفت ہے مغفرت اور رحمت کی میں زندگی میں کیسے ان اسماء والصفات پر عملاً عمل کر سکتا ہوں کہ نہیں کیسے لا سکتا ہوں ؟ دونوں ہاتھ اٹھاؤں گا ''اے اللہ ! تو غفور ہے تو رحیم ہے مجھ پر مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما، اے اللہ تعالیٰ ! تو رحم کرنے والا ہے مجھ پر رحم فرما''۔

اب عملاً اس پر عمل کیا کہ نہیں؟

اب جو شخص اللہ تعالیٰ کے اسماء والصفات پر یقین رکھتا ہے وہ اس جیسا نہیں ہے جو شک کرتا ہے، یا اس شخص جیسا نہیں ہے جو انکار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نام اور صفت نہیں ہے۔ کیوں ؟ ''کیونکہ مخلوق کے اسماء وصفات بھی ہیں تو مشابہت ہوتی ہے''۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے دور ہیں یا اُن کے دل میں اتنی محبت کم ہے جتنا کہ اسماء والصفات سے اُن کا انکار ہے۔

6۔ اللہ تعالیٰ کے احسان اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو ظاہر اور باطن ہیں اُن کا اقرار کرنا۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار کرتے ہیں اور اقرار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنے والے بن جاؤ اللہ تعالیٰ پسند کرے گا۔

شکر کیسے ہوتا ہے ؟ زبان سے الحمد للہ کہنا، دل سے تصدیق کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگرچہ اسباب اور بھی ہیں لیکن حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے میرے اوپر کیونکہ رزق، نفع و نقصان، مشکل کشائی حاجت روائی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

بدن سے شکر کیسے کیا جاتا ہے ؟ کہ پورے جسم کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں صرف کردے۔ جہاں پر اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھنا چاہتا ہے وہاں پر آپ کی نظر ہونی چاہیے اور جہاں پر نہیں دیکھنا چاہتا وہاں پر نظر نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اللہ کے گھر میں دیکھنا چاہتا ہے اپنے گھر میں دیکھنا چاہتا ہے مسجد میں دیکھنا چاہتا ہے تو آپ کو پانچ وقت باجماعت مسجد میں ادا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زنا خانے میں نہیں دیکھنا چاہتا وہاں پر آپ کو نہیں جانا چاہیے، یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ہے عملاً۔

جو لوگ شراب خانے میں جاتے ہیں اور زنا کاریاں کرتے ہیں زنا خانے میں جاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں محبت اتنی ہے جتنی کہ ان کے اندر محبت ہے ضعیف محبت ہے، کمزور محبت ہے، اللہ تعالیٰ کے ناشکرے ہیں یہ لوگ اگر واقعی اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے تو پھر محبت بھی مضبوط ہوتی اور اس محبت کی وجہ سے ان کے پاؤں اور ہاتھ جو ہیں وہ تھم جاتے رُک جاتے کبھی بُرائی کی طرف نہ بڑھتے۔

7۔ دل کا ٹوٹ جانا اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی کوئی خواہش نہ رہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اسی پر لبیک ہے۔

8۔ کثرت سے استغفار کرنا، توبہ کرنا۔

9۔ آداب شرعیہ کو اپنانا۔ آداب شرعیہ کہ بات کیسے کرنی ہے، بڑوں سے کیسا تعلق رکھنا ہے چھوٹوں سے کیسا تعلق رکھنا ہے، بازار میں جانا ہے تو کیا کہنا ہے، گھر میں داخل ہونا ہے کیا کہنا ہے گھر سے نکلنا ہے تو کیا کہنا ہے، حمام میں جانا ہے کیا کہنا ہے باہر نکلنا ہے کیا کہنا ہے، ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر آپ کے دل و جان میں ہو۔

10۔ خاص اوقات کا اہتمام کرنا۔

بعض اوقات خاص ہوتے ہیں خاص طور پر رات کا آخری پہر اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں "کما یلیق بجلالہ سبحانہ وتعالیٰ" جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے ساتویں آسمان پر دنیا کے آسمان پر اور اللہ تعالیٰ اعلان کرتے ہیں کہ کوئی ہے مغفرت طلب کرنے والا میں اسے بخش دوں مغفرت کردوں، کوئی ہے سوال کرنے والا اس کی اجابت کروں، کوئی ہے دکھی مشکل میں تکلیف میں اس کی مشکل کو میں آسان کردوں۔

اُن اوقات کا خاص اہتمام کرنا جس میں دعا کی استجابت ہوتی ہو اُن میں سے ایک تورات کا آخری پہر ہے، پھر آذان اور اقامت کے بیچ والا وقت یہ بھی دعا کے لیے استجابت کے لیے اہم وقت ہے، جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے بیچ والا وقت جو ہے، یا جب امام منبر پر آتا ہے اور دو خطبوں کے بیچ میں جو فاصلہ ہوتا ہے یہ بھی دعا کی استجابت کا وقت ہے۔

11۔ کہ ان لوگوں سے محبت کرنا جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے "اہل توحید، اہل الایمان، اہل السنۃ" اِن سے محبت کرنا بھی ایمان ہے دین ہے۔

12۔ ہر اس چیز سے دوری اختیار کرنا جو اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

آیت کے متعلق آتے ہیں کتاب کی طرف، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قول اللہ تعالیٰ" ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ﴾

(اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے یوں محبت کرتے ہیں جیسی اللہ تعالیٰ سے محبت ہونی چاہیے اور جو لوگ مومن ہیں جو ایمان لے کر آئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی سے محبت کرتے ہیں اور اگر ظالم لوگ دیکھ لیں جن لوگوں نے ظلم کیا اپنے اوپر جب وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے کہ طاقت صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت شدید اور بہت سخت ہے)۔

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 165 میں اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں کہ بعض ایسے لوگ ہیں اس دنیا میں موجود ہیں اُن کو ذرا پہچانیے اُن کے حال پر ذرا غور کیجیے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت تو کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ دوسرے معبودوں سے بھی محبت کرتے ہیں۔

جن کو اپنا معبود بنا کر رکھا ہے ان لوگوں نے، اُن کی تعظیم کرتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرتے ہیں، اُن سے ڈرتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، اُن سے امید رکھتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں اور اِن لوگوں میں ایسے لوگ بھی ہیں (بعض لوگ ایسے بھی ہیں) جو صرف اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں کسی اور چیز سے محبت نہیں کرتے۔

اور دونوں میں یہ فرق ہے کہ جو مومن ہیں اُن کی محبت خالص ہے خالص محبت اللہ تعالیٰ کے لیے اور جو دوسرے لوگ ہیں اِن کی محبت تو ہے لیکن خالص نہیں ہے شرک سے آلودہ محبت ہے اور جو خالص محبت ہے وہ اس آلودہ محبت سے زیادہ قوی اور مضبوط ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں اِن کو آگاہ کرتے ہوئے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور چیز سے محبت کرتے ہیں عبادت والی محبت جس کا میں ذکر کر چکا ہوں، عبادت والی محبت صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اگر یہ عبادت والی محبت کسی اور مخلوق کے لیے صرف کی جائے چاہے وہ بُت ہو یا درخت ہو، یا درند ہو یا پرند ہو، یا نبی ہو یا فرشتہ ہو، کوئی بھی ہو عبادت کی محبت کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے وہ کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کو آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے اِن مشرکوں کو کہ جس دن قیامت کے دن عذاب دیکھیں گے اُن کو پتہ چلے گا کہ آج ہمارا کوئی بس نہیں ہے غلبہ اللہ تعالیٰ کا ہے طاقت بھی اللہ تعالیٰ کی ہے اور سوائے شدید عذاب کے اُن کو کچھ ملنے والا نہیں۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ محبت عبادت کی قسموں میں سے ایک قسم ہے (محبت عبادت کی اقسام میں سے ایک قسم ہے)۔ کون سی عبادات ہیں ؟ ''عبادات قلبیۃ'' دل کی عبادات میں سے محبت ایک قسم ہے۔

باقی جانتے ہیں کہ کون سی عبادات ہیں دل کی محبت کے علاوہ ؟ خوف، ڈر، رجاء، امید، توکل، رغبۃ، رہبۃ ساری جو ہیں یہ دل کی عبادت ہیں۔

2۔ صرف خالص محبت ہی قیامت کے دن کام آئے گی، صرف اللہ تعالیٰ سے خالص محبت ہی قیامت کے دن کام آئے گی۔

3۔ مشرک جو اللہ تعالیٰ سے بھی محبت کرتے ہیں اُن کو یہ محبت قیامت کے دن کوئی کام نہ آئے گی (مشرک جو اللہ تعالیٰ سے بھی محبت کرتے ہیں قیامت کے دن یہ محبت ان کے کوئی کام نہیں آئے گی)۔

4۔ شرک سارے اعمال کو اکارت کر دیتا ہے اُس میں اللہ تعالیٰ سے محبت بھی شامل ہے، شرک سارے کے سارے نیک اور صالح اعمال کو اکارت کر دیتا ہے ختم کر دیتا ہے۔

5۔ محبت میں اخلاص کرنا ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اگر آپ کسی مومن کے ایمان کی نشانی دیکھنا چاہتے ہیں تو دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ سے کتنی محبت کرتا ہے اور محبت صرف زبان کا لفظ نہیں ہے بلکہ کیسے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے کیا کسی اور مخلوق کو بھی پکارتا ہے، اس کا مشکل کشا حاجت روا کون ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں ''میں نے جب بھی دعا مانگی یا غوث ہی کہا'' تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنی محبت ہے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی۔

6۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں یعنی محبت کی صفت کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ محبت بھی کرتے ہیں اور لوگ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کر سکتے ہیں۔

بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں مخلوق میں تو پائی جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ پہنچتا نہیں ہے یعنی مخلوق اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کر سکتی، مخلوق مخلوق سے محبت کر سکتی ہے لیکن مخلوق اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کر سکتی تو ان کا یہ قول باطل ہے۔

7۔اللہ تعالیٰ کی قوت کی صفت کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ قوی ہے۔

8۔اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہے۔

9۔ مشرکین قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب کا سامنا کریں گے اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت بھی کرتے تھے تعجب کی بات ہے !ابو جہل،ابو لہب اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے تھے لیکن وہ محبت کوئی کام نہ آئی۔کیوں؟ کیونکہ اس محبت میں شرک آلودہ ہو گیا ہے۔

10۔ منکرین صفات کا رد جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتے ہیں۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے ان شاءاللہ اگلے درس میں اگلی آیت پر بات کریں گے۔

منکرین صفات کا رد جو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتے ہیں اُن کا رد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرما رہے ہیں یہاں پر کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے طاقت کی صفت اللہ تعالیٰ کی ﴿اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (063.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio